سورة طٰهٰ

آيات ٦١ - ٧٦

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾
فَتَنَازَعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾ قَالُوْۤا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ
بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ
اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَ
عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ
اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ
حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿٧٠﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ
لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ
جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿٧١﴾ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ
الَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ ﴿٧٢﴾ اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا
خَطٰيٰنَا وَمَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿٧٣﴾ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ
جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ
الْعُلٰى ۙ ﴿٧٥﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾

سُوْرَةُ طٰهٰ

آیات 135

مکیة

طه ﴿١﴾ مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ ﴿٢﴾

اللہ تعالیٰ کی عظمت، توحید، رسولوں کی جدو جہد اور اللہ پر توکل - اہل ایمان ! موسیٰ علیہ السلام کی دعوتی زندگی سے سبق لے کر، قرآن کی معیت میں، ابلیس کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے وقت کے فرعون کا صبر اور استقامت سے مقابلہ کرو

نبی اکرم ﷺ کو خطاب و تسلی

آیات 1-8

نبی ﷺ کی دل جوئی، حوصلہ افزائی- آپ کی دعوت کا منہج
قرآن کی عظمت واہمیت
دعوت کا اثر— خشیت رکھنے والے دلوں پر

قصہ موسیٰ علیہ السلام

آیات 9-98

آیات 9 تا 16
وادی مقدس طویٰ میں موسیٰ علیہ السلام نبوت ورسالت سے سرفراز ہونا

آیات 55 تا 76
موسیٰ اور فرعون کے جادوگروں کے درمیان مقابلہ

آیات 17 تا 47
موسیٰؑ کو معجزات کا عطا کیا جانا- ہارونؑ کو مددگار بنانے کی دعا اور قبولیت

آیات 77 تا 82
فرعون اور اس کے لشکر کی غرقابی

آیات 48 تا 54
فرعون کے پاس انذار و دعوت کے لیے جانے کا حکم - موسیٰ اور فرعون کے درمیان اس کے دربار میں مکالمہ

آیات 83 تا 98
بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ نے جو احسانات
فتنہ سامری-اس کے اسباب وعواقب

نبی ﷺ کی طرف خطاب اور التفات

آیات 99 -135

آیات 99 تا 114
یومِ قیامت کی سزا اور اس کے مناظر
آپ ﷺ کو عدم عجلت کی تلقین

آیات 115 تا 128
قصہ آدم وابلیس وسجودِ ملائکہ
قانونِ جزا وسزا

آیات 129 تا 135
ماضی کی اقوام کے انجام سے نصیحت
آپ ﷺ کو صبر کی تلقین- ہدایات

قَالَ لَهُمۡ مُّوۡسٰى وَيۡلَكُمۡ لَا تَفۡتَرُوۡا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسۡحِتَكُمۡ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدۡ خَابَ مَنِ افۡتَرٰى ۝٦١ فَتَنَازَعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ بَيۡنَهُمۡ وَاَسَرُّوا النَّجۡوٰى ۝٦٢ قَالُوۡۤا اِنۡ هٰذٰىنِ

قَالَ لَهُمۡ مُّوۡسٰى - کہا ان (جادو گروں) سے موسیٰ نے

وَيۡلَكُمۡ لَا تَفۡتَرُوۡا - ہلاکت ہو تمہارے لیے مت گھڑو

وَيْل : ہلاکت، تباہی، بربادی

اِفْتَرٰى يَفْتَرِىْ ، اِفْتِرَآءٌ : گھڑنا (VIII)

ہلاکت کے لیے قرآن میں 6 لفظ (تفصیل اضافی مواد کے حصے میں)

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا - اللہ پر جھوٹ

(س ح ت)

فَيُسۡحِتَكُمۡ بِعَذَابٍ - ورنہ وہ ہلاک کر دے گا تمہیں عذاب سے

اَسْحَتَ يُسْحِتُ ، اِسْحَاتٌ: ہلاک کرنا (IV)

ہلاک کرنے کے لیے قرآن میں 13 لفظ

وَقَدۡ خَابَ مَنِ افۡتَرٰى - اور یقیناً وہ ناکام ہوا جس نے جھوٹ باندھا

خَابَ يَخِيْبُ ، خَيْبَةٌ : ناکام ہونا، مایوس ہونا

فَتَنَازَعُوۡۤا - پھر وہ جھگڑ پڑے

(ن ز ع)

تَنَازَعَ يَتَنَازَعُ ، تَنَازُعٌ : نزع کرنا، جھگڑا کرنا (VI)

اَمۡرَهُمۡ بَيۡنَهُمۡ - اپنے معاملے میں اپنے درمیان

وَاَسَرُّوا النَّجۡوٰى - اور انہوں نے پوشیدہ کی سرگوشی

اَسَرَّ يُسِرُّ ، اِسْرَارٌ : چھپانا (IV)

النَّجْوٰى : سرگوشی

قَالُوۡۤا اِنۡ هٰذٰىنِ - انہوں نے کہا بیشک یہ دونوں

هٰذٰنِ : هٰذَا کا تثنیہ (دو/دونوں)

قَالُوْۤا اِنْ هٰذٰىنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾

لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ - یقیناً دونوں جادو گر ہیں اور چاہتے ہیں | سٰحِرٰنِ : تثنیہ (دو جادو گر) | اَرَادَ يُرِيْدُ ، اِرَادَةٌ : چاہنا (IV)

اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ - کہ نکال دیں تمھیں تمہاری زمین سے | اَخْرَجَ يُخْرِجُ ، اِخْرَاجًا : نکال دینا (IV)

بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا - اپنے جادو کے ذریعے اور لے جائیں (مٹادیں) | ذَهَبَ يَذْهَبُ ، ذِهَابًا : جانا/ لے جانا

بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى۔ تمہارے مثالی طریق (زندگی) کو | طَرِيْقَت : طریقہ / راستہ | مُثْلٰى: اسم تفضیل مؤنث (سب سے عمدہ) [أمثل:اسم تفضیل مذکر]

فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ - پس اکٹھا کرو اپنی تدبیر (یعنی جادو کے سامان) کو | اَجْمَعَ يُجْمِعُ ، اِجْمَاعٌ : ایک رائے پر اکٹھا کرنا

ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا - پھر آؤ صف باندھ کر | اَتٰى يَاْتِىْ ، اِتْيَانٌ : آنا | اَتٰى يَاْتِىْ ، اِتْيَانٌ : آنا

وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ - اور یقیناً وہ کامیاب ہوگا آج

مَنِ اسْتَعْلٰى ۔ جس نے غلبہ حاصل کیا | (ع ل ی) | اِسْتَعْلٰى يَسْتَعْلِىْ ، اِسْتِعْلَآءٌ : غلبہ چاہنا،غلبہ حاصل کرنا (X)

اردو میں :

قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُم بِعَذَابٍ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ ۝٦١ فَتَنَازَعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ وَأَسَرُّوا النَّجْوَىٰ
۝٦٢ قَالُوا إِنْ هَٰذَانِ لَسَاحِرَانِ يُرِيدَانِ أَن يُخْرِجَاكُم مِّنْ أَرْضِكُم بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَىٰ ۝٦٣ فَأَجْمِعُوا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا ۚ وَ
قَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلَىٰ ۝٦٤

موسیٰ (علیہ السلام) نے (عین موقع پر گروہ مقابل کو مخاطب کر کے) کہا "شامت کے مارو، نہ جھوٹی تہمتیں باندھو اللہ پر، ورنہ وہ ایک سخت عذاب سے تمہارا ستیاناس کر دے گا۔ جھوٹ جس نے بھی گھڑا وہ نامراد ہوا۔" یہ سن کر ان کے درمیان اختلاف رائے ہو گیا اور وہ چپکے چپکے باہم مشورہ کرنے لگے، آخر کار کچھ لوگوں نے کہا کہ "یہ دونوں تو محض جادوگر ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تم کو تمہاری زمین سے بے دخل کر دیں اور تمہارے مثالی طریق زندگی کا خاتمہ کر دیں۔ اپنی ساری تدبیریں آج اکٹھی کر لو اور ایکا کر کے میدان میں آؤ۔ بس یہ سمجھ لو کہ آج جو غالب رہا وہی جیت گیا۔"

(At the time of the encounter) Moses said to them: "Woe to you! Do not invent falsehoods against Allah lest He destroy you with a scourge. Surely those who invent lies shall come to grief." Thereupon they wrangled among themselves about the matter and conferred in secret. Some of them said:36 "These two are magicians, who want to drive you out of your land with their magic and to destroy your excellent way of life. So muster all your stratagem and come forth in a row.38 Whoever prevails today shall triumph."

محمد اقبال

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ٦١ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ٦٢ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ
بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ٦٣ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ٦٣

میدان مقابلہ میں حضرت موسیٰ کی تقریر

- یہ آیت حضرت موسیٰؑ کے اس خطاب کا خلاصہ ہے جو انہوں نے فرعون، اس کے درباریوں اور جادوگروں کے سامنے کیا۔ مقابلے کی طے شدہ تاریخ کے بعد، آپؑ نے خیر خواہی سے آخری نصیحت کی کہ وہ انجام پر غور کریں، کیونکہ نبی کو جادوگر کہنا اور اللہ کی ربوبیت میں شریک ٹھہرانا غضبِ الٰہی کو دعوت دینا ہے۔ آپؑ نے خبردار کیا کہ رسول کی آمد کے بعد انکار کرنے والوں پر اتمامِ حجت ہو جاتا ہے، اور پھر جھٹلانے والوں پر کسی وقت بھی عذاب نازل ہو سکتا ہے۔ یقین رکھو، جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے، وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔
- اعیان فرعون کی خفیہ میٹنگ : حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی مخلصانہ اور خیر خواہانہ تنبیہ کا اثر یہ ہوا کہ جادوگر اور دوسرے شرکائے مجلس آپس میں اختلاف کرنے لگے۔ ان کی آپس میں خفیہ میٹنگ ہوئی جس میں نہایت رازدارانہ طور پر فرعون کی طرف سے ساحروں کے دل میں یہ بات اتارنے کی کوشش کی گئی کہ موسیٰ اور ہارون دونوں نہایت ماہر جادوگر ہیں اور ان کی کوشش یہ ہے کہ یہ اپنے جادو کے زور سے بنی اسرائیل کو منظّم کرکے ہمیں اس ملک سے بے دخل کریں، ہے تمہاری شاندار تہذیب سخت خطرے میں ہے
- لیکن کچھ دوسرے لوگوں کا خیال تھا کہ جو کچھ تم لوگوں نے دیکھا ہے اور جس قسم کی باتیں ان دونوں بھائیوں نے اب تک کی ہیں۔ یہ نہ جادوگری ہے اور نہ وہ دونوں جادوگر ہیں۔ اس لیے تمہیں اس معاملے میں اچھی طرح غور و فکر کر لینا چاہیے
- فرعون اور اس کے اعیان کو یہ اندیشہ ہوا کہ اگر ساحروں میں اس طرح کا انتشار رہا تو شکست ہو جائے گی اس وجہ سے انھوں نے ان کو مشورہ دیا کہ الگ الگ اپنے فن کا مظاہرہ کرنے کے بجائے سب مل کر تم متحدہ طاقت کے ساتھ مقابلہ کرو۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى - انہوں نے کہا اے موسیٰ

اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ - یا یہ کہ تو ڈالے (لاٹھی)

اَلْقٰى يُلْقِيْ ، اِلْقَآءٌ : ڈالنا (١٧)

وَ اِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ - اور یا یہ کہ ہم ہوں پہلے

كَانَ يَكُوْنُ ، كَوْنًا : ہونا

مَنْ اَلْقٰى - جو ڈالے

قَالَ بَلْ اَلْقُوْا - (موسیٰ نے) کہا بلکہ تم ڈالو

فَاِذَا حِبَالُهُمْ - (جب انہوں نے ڈالا) تو اچانک انکی رسیاں

اِذَا فجائیہ (جو اچانک کے معنی دیتا ہے)

حِبَال: حَبَل کی جمع (رسیاں)

وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ - اور ان کی لاٹھیاں تصور میں دی گئیں

عِصِيٌّ: عَصَا کی جمع (لاٹھیاں)

خَيَّلَ يُخَيِّلُ ، تَخْيِيْلٌ : محسوس ہونا (خیال میں) (II)

اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ - اس (موسیٰ) کے انکے جادو (کی وجہ) سے

اَنَّهَا تَسْعٰى - کہ بیشک وہ دوڑ رہی ہیں

سَعٰى يَسْعٰى ، سَعْيًا : دوڑنا

فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِهٖ خِیْفَةً مُّوْسٰى ﴿۶۷﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿۶۸﴾ وَ اَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَیْدُ سٰحِرٍ ؕ وَ لَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰى ﴿۶۹﴾

فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِهٖ - پس محسوس کیا اپنے دل میں

(ن و ب)

اَوْجَسَ یُوْجِسُ ، اِیْجَاسٌ: محسوس کرنا (دل میں پوشیدہ آواز پانا)

خِیْفَةً مُّوْسٰى - خوف موسیٰ نے

خَافَ یَخَافُ ، خِیْفَةً : خوف کی حالت طاری ہونا

خِیْفَةً :کی تنکیر (نکرہ ہونا) اچانک اور معمولی خوف پر دلالت

قُلْنَا لَا تَخَفْ - ہم نے کہا تو نہ ڈر بیشک

اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى - تو ہی غالب ہے۔

اَلْاَعْلٰى : عُلُوٌّ سے افعل التفضیل کا صیغہ (خوب بلند، غالب)

وَ اَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِكَ - اور ڈال دے جو تیرے دائیں ہاتھ میں ہے

اَلْقِ : فعل امر (تو ڈال دے)

تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا - وہ نگل جائے گا جو انہوں نے بنایا ہے

(ل ق ف)

لَقِفَ یَلْقَفُ ، لَقْفٌ : نگلنا

اِنَّمَا صَنَعُوْا كَیْدُ سٰحِرٍ - بیشک جو انہوں نے بنایا (وہ) جادو گر کی چال ہے

صَنَعَ : بنانا

كَیْد : چال، فریب

وَ لَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ - اور نہیں کامیاب ہوتا جادو گر

اَفْلَحَ یُفْلِحُ ، اِفْلَاحٌ : فلاح پانا، کامیاب ہونا (IV)

حَیْثُ اَتٰى - جہاں (بھی) وہ آئے

حَیْثُ : جہاں (Space adverb)

اَتٰى یَاْتِیْ ، اِتْیَانٌ : آنا

قَالُوا يٰمُوسٰى إِمَّآ أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّآ أَنْ نَّكُوْنَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ أَلْقُوْا ۚ فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾
فَأَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَأَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۖ إِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۖ وَلَا
يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتٰى ﴿٦٩﴾

جادوگر بولے "موسیٰؑ، تم پھینکتے ہو یا پہلے ہم پھینکیں؟" موسیٰؑ نے کہا "نہیں، تم ہی پھینکو" یکایک اُن کی رسّیاں اور اُن کی لاٹھیاں اُن کے جادو کے زور سے موسیٰؑ کو دَوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں، اور موسیٰؑ اپنے دل میں ڈر گیا، ہم نے کہا "مت ڈر، تو ہی غالب رہے گا،
پھینک جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے، ابھی اِن کی ساری بناوٹی چیزوں کو نگلے جاتا ہے یہ جو کچھ بنا کر لائے ہیں یہ تو جادوگر کا فریب ہے، اور جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا، خواہ کسی شان سے وہ آئے

The magicians said: "Moses, will you throw down or shall we be the first to throw?“
Moses replied: "No, let it be you to throw first." Then suddenly it appeared to Moses, owing to their magic, as if their ropes and staffs were running. So Moses' heart was filled with fear. We said to him: "Have no fear; for it is you who will prevail. And throw down what is in your right hand; it will swallow up all that they have wrought. They have wrought only a magician's stratagem. A magician cannot come to any good, come whence he may."

محمد اقبال

قَالُوۡا يٰمُوۡسٰۤى اِمَّاۤ اَنۡ تُلۡقِىَ وَاِمَّاۤ اَنۡ نَّكُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ اَلۡقٰى ﴿۶۵﴾ قَالَ بَلۡ اَلۡقُوۡا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمۡ وَعِصِيُّهُمۡ يُخَيَّلُ اِلَيۡهِ مِنۡ سِحۡرِهِمۡ اَنَّهَا تَسۡعٰى ﴿۶۶﴾ فَاَوۡجَسَ فِىۡ نَفۡسِهٖ خِيۡفَةً مُّوۡسٰى ﴿۶۷﴾ قُلۡنَا لَا تَخَفۡ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡاَعۡلٰى

حق و باطل مقابلے کے میدان میں

- باہمی قرارداد اور تیاری کے بعد دونوں فریق آمنے سامنے آئے۔ ایک طرف جادوگر اور دوسری طرف حضرت موسیٰ و حضرت ہارون (علیہما السلام) تھے، ممکن ہے بنی اسرائیل کے کچھ لوگ بھی ساتھ ہوں۔ جادوگروں نے بظاہر حضرت موسیٰ کو پہل کی پیشکش کی، مگر ان کے الفاظ سے ظاہر تھا کہ وہ خود پہلے آغاز کے خواہشمند تھے، کیونکہ تجربہ کار جادوگر جانتے ہیں کہ مقابلے میں تقدیم و تاخیر نتیجے پر اثر ڈالتی ہے، اور غیر متوقع آغاز کامیابی کے امکانات بڑھا دیتا ہے۔

- **جادو کا اثر:** حضرت موسیٰؑ کو اللہ کی طرف سے کامیابی کا یقین تھا، اس لیے پہل کا موقع جادوگروں کو دیا۔ انہوں نے رسیاں اور لاٹھیاں پھینکیں جو جادو کے اثر سے رینگتی محسوس ہوئیں، تاکہ حضرت موسیٰؑ کو زک پہنچا سکیں۔ یہ سب محض نظر کا دھوکا تھا

- اللہ کے پیغمبر بھی چونکہ انسان ہوتے ہیں (لیکن معصوم اور بلند مرتبہ)، لہٰذا انسان ہونے کے ناطے ان کے طبعی تقاضے باقی رہتے ہیں، جیسے بھوک، بیماری اور ازدواجی زندگی۔ حضرت موسیٰؑ بھی انسانیت کے تقاضے سے جادو کے وقتی اثر سے گھبرا گئے۔ لیکن جادو حقیقت کو نہیں بدلتا بلکہ صرف نظر اور خیال پر اثر ڈالتا ہے، بالکل مسمریزم یا ہپناٹزم کی طرح۔ حقیقت سامنے آتے ہی اس کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جادو کا عارضی اثر پیغمبر پر بھی ہو سکتا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ پیش آیا (اور احادیث صحیحہ میں اس کا ذکر موجود ہے)

- **حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ کی اطمینان** : حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو لاٹھیوں اور رسیوں کے سانپ بن جانے سے جو خدشہ سا پیدا ہوا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے دور کرنے کے لیے فوراً بشارت نازل فرمائی کہ ڈرو مت، ان جادوگروں کا جادو کتنا بھی عظیم ہو، معجزے پر غالب نہیں آ سکتا۔ اس لیے غالب اور سربلند تمہیں رہو گے

وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿۶۹﴾

معجزے اور سحر میں فرق

- جادو گروں کا کرتب واقعی متاثر کن تھا، سینکڑوں سانپ رینگتے نظر آ رہے تھے اور لوگ مرعوب تھے۔ حضرت موسیٰؑ بھی وقتی طور پر متاثر ہوئے مگر اللہ نے حکم دیا کہ عصا زمین پر ڈال دو، جو جادو گروں کے تمام سانپوں کو ہڑپ کر جائے گا کیونکہ یہ سب شعبدہ بازی تھی جو نظر کو فریب دے سکتی ہے مگر حق کے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتی
- بعض مفسرین کا خیال ہے کہ میدان میں جادو گروں نے جتنی لاٹھیاں پھینکیں اور رسیاں پھیلائیں وہ سب کو نگل گیا۔
- ہو سکتا ہے کہ معجزے سے جو اژدھا پیدا ہوا تھا وہ ان تمام لاٹھیوں اور رسیوں ہی کو نگل گیا ہو جو سانپ بنی نظر آ رہی تھیں۔ لیکن جن الفاظ میں یہاں اور دوسرے مقامات پر قرآن میں اس واقعے کو بیان کیا گیا ہے(تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا) ان سے بظاہر گمان یہی ہوتا ہے کہ اس نے لاٹھیوں اور رسیوں کو نہیں نگلا بلکہ اس جادو کے اثر کو باطل کر دیا جس کی بدولت وہ سانپ بنی نظر آ رہی تھیں، سورۃ اعراف اور شعراء میں ہے کہ " تَلْقَفْ مَا يَاْفِكُوْنَ جو جھوٹ وہ بنا رہے تھے اس کو وہ نگلے جا رہا تھا "
- ظاہر ہے کہ ان کا جھوٹ اور ان کی بناوٹ لاٹھیاں اور رسیاں نہ تھیں بلکہ وہ جادو تھا جس کی بدولت وہ سانپ بنی نظر آ رہی تھیں۔ اس لیے غالب گمان یہ ہے کہ جدھر جدھر وہ گیا لاٹھیوں اور رسیوں کو نگل کر اس طرح پیچھے پھینکتا چلا گیا کہ ہر لاٹھی، لاٹھی اور ہر رسی، رسی بن کر پڑی رہ گئی۔
- "جادو گر جہاں بھی جائے کامیاب نہیں ہوتا" سے واضح ہے کہ جادو وقتی فریب تو دے سکتا ہے مگر حق کو شکست نہیں دے سکتا، اور جادو گر کبھی حقیقی کامیابی یا عزت نہیں پاتے۔ انبیاء اور اہلِ حق اپنی صداقت و کردار سے دلوں میں روشنی اور مستقل تبدیلی پیدا کرتے ہیں، جو جادو گر کے بس میں نہیں

فَاُلۡقِیَ السَّحَرَۃُ سُجَّدًا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ ہٰرُوۡنَ وَ مُوۡسٰی ﴿۷۰﴾ قَالَ اٰمَنۡتُمۡ لَہٗ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَکُمۡ ؕ اِنَّہٗ لَکَبِیۡرُکُمُ الَّذِیۡ عَلَّمَکُمُ السِّحۡرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَیۡدِیَکُمۡ وَ اَرۡجُلَکُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ وَّ لَاُصَلِّبَنَّکُمۡ

فَاُلۡقِیَ السَّحَرَۃُ سُجَّدًا - تو گرا دیے گئے جادو گر سجدے میں

سُجَّدًا : سَاجِدٌ کی جمع (سجدہ کرنے والے)

قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ ہٰرُوۡنَ وَ مُوۡسٰی - انہوں نے کہا ہم ایمان لائے ہارون اور موسیٰ کے رب پر

قَالَ اٰمَنۡتُمۡ لَہٗ - (فرعون نے) کہا تم ایمان لے آئے اس پر

قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَکُمۡ - (اس سے) پہلے کہ میں اجازت دوں تم کو

اَذِنَ یَاْذَنُ ، اِذْنًا : اجازت دینا

اِنَّہٗ لَکَبِیۡرُکُمُ الَّذِیۡ - بیشک وہ یقیناً تمہارا بڑا ہے جس نے

عَلَّمَکُمُ السِّحۡرَ - تمہیں جادو سکھایا ہے

عَلَّمَ یُعَلِّمُ ، تَعْلِیْمًا : تعلیم دینا، سکھانا (II)

فَلَاُقَطِّعَنَّ اَیۡدِیَکُمۡ - تو میں لازماً کاٹوں گا تمہارے ہاتھ

قَطَّعَ یُقَطِّعُ ، تَقْطِیْعٌ : کاٹ دینا (II)

وَ اَرۡجُلَکُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ - اور تمہارے پاؤں مخالف (طرف) سے

اَرْجُلَ : رِجْلٌ کی جمع (پاؤں)

وَّ لَاُصَلِّبَنَّکُمۡ - اور میں لازماً پھانسی دوں گا تم لوگوں کو

صَلَّبَ یُصَلِّبُ ، تَصْلِیْبًا : سولی/پھانسی دینا (II)

صَلْب : سخت چیز، پشت (ریڑھ کی ہڈی بھی سختی اور صلبی کی وجہ سے صلب

اردو میں : صُلب، صلیب، مصلوب، تصلیب

فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۡ وَلَتَعْلَمُنَّ اَیُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰی﴿۷۱﴾قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰی مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَ الَّذِیْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ؕ﴿۷۲﴾

فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ - کھجور کے تنوں میں

جُذُوْع : جِذْعٌ کی جمع (تنے- Tree trunk)

اَلنَّخْل: کھجور کا درخت

وَ لَتَعْلَمُنَّ اَیُّنَاۤ - اور تم لوگ لازماً جان لوگے ہم میں کون ہے

لَتَعْلَمُنَّ : انتہائی تاکید کا صیغہ

اَیُّ: کلمہ استفہام (کون)

اَشَدُّ عَذَابًا - زیادہ سخت عذاب دینے میں

اَشَدُّ : شِدَّۃٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ (زیادہ سخت)

وَّ اَبْقٰی - اور (کون) زیادہ باقی رہنے والا ہے

اَبْقٰی: بَقَآءٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ (زیادہ باقی رہنے والا)

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ - انہوں نے کہا ہرگز نہیں ہم ترجیح دیں گے تجھے

اٰثَرَ یُؤْثِرُ ، اِیْثَارًا : ترجیح دینا، ایثار کرنا (IV)

عَلٰی مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ - اس پر جو آئے ہیں ہمارے پاس واضح دلائل

وَ الَّذِیْ فَطَرَنَا - اور (اس پر) جس نے پیدا کیا ہمیں

فَطَرَ یَفْطُرُ ، فَطْرًا : پیدا کرنا (تراش خراش کر خوبصورتی سے)

فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ قَاضٍ - پس تو فیصلہ کرلے جو تو فیصلہ کرنے والا ہے

قَضٰی یَقْضِیْ ، قَضَآءٌ: فیصلہ کرنا

اِقْضِ : تو فیصلہ کر (فعل امر)

قَاضٍ : قاضی (اسم فاعل)

اِنَّمَا تَقْضِیْ - بیشک صرف تو فیصلہ کر سکتا ہے

هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا - اس دنیوی زندگی کا

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى ٧٠ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِىْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ
اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِىْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَ لَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰى ٧١ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ الَّذِىْ فَطَرَنَا
فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۚ اِنَّمَا تَقْضِىْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ٧٢

آخر کو یہی ہُوا کہ سارے جادوگر سجدے میں گرا دیے گئے اور پکار اٹھے "مان لیا ہم نے ہارونؑ اور موسیٰؑ
کے رب کو" فرعون نے کہا " تم ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمہیں اس کی اجازت دیتا؟ معلوم
ہو گیا کہ یہ تمہارا گرو ہے جس نے تمہیں جادوگری سکھائی تھی اچھا، اب میں تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف
سمتوں سے کٹواتا ہوں اور کھجور کے تنوں پر تم کو سُولی دیتا ہوں پھر تمہیں پتہ چل جائے گا کہ ہم دونوں
میں سے کس کا عذاب زیادہ سخت اور دیر پا ہے" (یعنی میں تمہیں زیادہ سخت سزا دے سکتا ہوں یا
موسیٰؑ)، جادوگروں نے جواب دیا " قسم ہے اُس ذات کی جس نے ہمیں پیدا کیا ہے، یہ ہرگز نہیں ہو سکتا
کہ ہم روشن نشانیاں سامنے آ جانے کے بعد بھی (صداقت پر) تجھے ترجیح دیں، تو جو کچھ کرنا چاہے کر
لے تو زیادہ سے زیادہ بس اِسی دُنیا کی زندگی کا فیصلہ کر سکتا ہے

Eventually the magicians were impelled to fall down prostrate and said: "We believe in the Lord of Moses and Aaron. "Pharaoh said: "What! Did you believe in Him even before I permitted you to do so? Surely, he must be your chief who taught you magic. Now I will certainly cut off your hands and your feet on opposite sides, and will crucify you on the trunks of palm-trees, and then you will come to know which of us can inflict sterner and more lasting torment. "The magicians answered: "By Him Who has created us, we shall never prefer you to the Truth after manifest Signs have come to us. So decree whatever you will. Your decree will pertain, at the most, to the present life of the world.

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى ۝ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ

جادو گروں کا اعتراف حق

- حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے جب اپنا عصا زمین پر پھینکا تو وہ بہت بڑا اژدھا بن کر جادو گروں کی تمام طلسم آرائی کو نگل گیا۔ جادو گر چونکہ جادو کی حدود کو جانتے اور اس کے اثرات کو پہچانتے تھے، انھوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ عصائے موسیٰ نے جس طرح ہمارے کیے ہوئے سحر کے اثرات کو لقمہ دہن بنایا ہے یہ کسی جادو کا عمل نہیں
- انھیں فوراً یقین آگیا کہ یہ یقیناً معجزہ ہے، ان کے فن کی چیز ہر گز نہیں ہے، اس لیے کہ وہ جادو کے فن میں ماہر تھے وہ اپنے شعبدے اور نبی کے معجزے میں سب سے زیادہ امتیاز کرنے والا ہو سکتے تھے تبھی انہیں اس بات کا یقین ہو گیا ایک لمحے میں
- **فَأُلْقِيَ** ... یہاں فعل مجہول لا کر شاید یہ تصور دینا مقصود ہے کہ حقیقت کے شعور نے انھیں اس حد تک وارفتہ کیا کہ وہ تمام احتیاطوں کو بالائے طاق رکھ کر اور غور و فکر کو نظرانداز کرکے اس طرح سجدے میں گرے جیسے وہ خود نہیں گرے بلکہ اپنی وارفتگی کے ہاتھوں گرائے گئے ہیں
- سجدے میں گرنا ۔ مصر میں اس زمانے میں کسی کے کمال فن کے اعتراف کا ایک طریقہ تھا لیکن ان جادو گروں نے موسیٰ (علیہ السلام) کے کمال فن کا اعتراف نہیں کیا بلکہ بھرے مجمع میں یہ اعلان کر دیا کہ ہم اس رب کو ماننے کا اعلان کرتے اور اس کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں جس کی نمائندگی موسیٰ اور ہارون کر رہے ہیں۔
- **جادوں گروں کا اعترافِ حق** فرعون کے لیے کئی پہلوؤں سے زبردست دھچکہ تھا۔ اس کی عوامی سطح پر رسوائی ہوئی ، اس کے دعوائے ربوبیت کو سخت زک پہنچی، اس کی سیاسی طاقت اور ساکھ کمزور ہوئی ، اسے نفسیاتی ہزیمت اور اس کے غرور پر کاری ضرب لگی، جادوں گروں کے سرِ عام قبولِ حق سے فرعون کا خوف اور ڈر لوگوں کے دلوں میں کم ہو گیا

قَالَ اٰمَنۡتُمۡ لَهٗ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَكُمۡ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيۡرُكُمُ الَّذِىۡ عَلَّمَكُمُ السِّحۡرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمۡ فِىۡ جُذُوۡعِ النَّخۡلِ وَلَتَعۡلَمُنَّ اَيُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبۡقٰى ﴿۷۱﴾

- **اس واقعے کے اثرات-** یہ مقابلہ فرعون نے عام میلے میں اس لیے رکھا تھا کہ موسیٰؑ کے معجزے کو جادو ثابت کر سکے۔ ایک طرف موسیٰ علیہ السلام تھے جو بطور نبی اپنے عصا کے اژدہا بننے کو اللہ کا معجزہ قرار دے رہے تھے، اور دوسری طرف جادو گر تھے جو یہی دکھانا چاہتے تھے کہ یہ صرف جادو کا کرتب ہے

- جب جادوگر اپنے فن کو موسیٰؑ کے معجزے کے سامنے عاجز پایا تو فوراً سمجھ گئے کہ یہ جادو نہیں، بلکہ (موسیٰؑ کا) سچا معجزہ ہے۔ انھوں نے برملا ایمان کا اعلان کیا کہ ہم اس خدا کو مان گئے جس کے پیغمبر موسیٰ اور ہارون ہیں۔

- یوں فرعون کی تدبیر الٹی پڑ گئی۔ وہ چاہتا تھا کہ مجمع عام کے سامنے موسیٰؑ کی ساکھ گر جائے، مگر جادوگروں کا اعتراف کہ یہ انسانی فن نہیں بلکہ الٰہی معجزہ ہے، پورے مجمع اور پھر سارے ملک میں موسیٰؑ کی حقانیت کا اعلان بن گیا اور لوگوں پر گہرا اثر چھوڑ گیا

- **فرعون کا آخری حربہ (اس کی سیاسی چال)** -فرعون اس شکست پر بھڑک اٹھا اور جادوگروں سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم نے صرف اپنی شکست تسلیم نہیں کی بلکہ موسیٰ اور ہارون کے رب پر ایمان لانے کا بھی اعلان کیا ہے حالانکہ تمہارا رب میں ہوں اور تم جانتے ہو کہ اس ملک میں کوئی کام میری اجازت کے بغیر نہیں ہوتا، لیکن تم نے میری اجازت کے بغیر اتنا بڑا اقدام کیا ہے۔ تم نے دراصل موسیٰؑ کے ساتھ مل کر سازش کی ہے بغاوت کی (سورۃ الاعراف میں آیا ہے کہ إِنَّ هَٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُوا مِنْهَا أَهْلَهَا ۖ یہ ایک سازش ہے جو تم لوگوں نے دارالسلطنت میں ملی بھگت کرکے کی ہے تاکہ سلطنت سے اس کے مالکوں کو بے دخل کردو)

- اس بغاوت کی میں تمہیں سخت سزا دوں گا جو ملک کے باغیوں کو دی جاتی ہے تمہارے بے ترتیب ہاتھ پاؤں کاٹوں گا اور پھر تمہیں کھجور کے تنوں پر سر عام سولی دوں گا تاکہ آنے جانے والے تمہاری عبرتناک موت کا نظارہ کریں

اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۷۳﴾ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۷۴﴾

اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا - بیشک ہم ایمان لائے ہیں اپنے رب پر

لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا - تاکہ وہ بخش دے ہمیں ہماری خطائیں

خَطٰيَا: خَطِيْئَةٌ کی جمع خطائیں

غَفَرَ يَغْفِرُ ، غُفْرَانًا : بخش دینا

وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ - اور اس کو تو نے مجبور کیا ہم کو جس پر

اَكْرَهَ يُكْرِهُ ، اِكْرَاهٌ : مجبور کرنا (IV)

اردو میں:

مِنَ السِّحْرِ - (یعنی) جادو کرنے کا

وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى - اور اللہ سب سے بہتر اور باقی رہنے والا ہے

اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ - بیشک یہ یقینی بات ہے کہ جو آئے گا

اَتٰى يَاْتِىْ ، اِتْيَانٌ : آنا

رَبَّهٗ مُجْرِمًا - اپنے رب کے پاس مجرم بن کر

فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ - تو بیشک اسی کے لیے جہنم ہے

لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى - نہ وہ مرے گا اس میں اور نہ وہ جیے گا

مَاتَ يَمُوْتُ ، مَوْتًا: مرنا

حَيِيَ يَحْيٰى، حَيَاةٌ : زندہ رہنا

وَ مَنۡ یَّاۡتِہٖ مُؤۡمِنًا قَدۡ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِکَ لَہُمُ الدَّرَجٰتُ الۡعُلٰی ﴿ۙ۷۵﴾ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ وَ ذٰلِکَ جَزٰٓؤُا مَنۡ تَزَکّٰی ﴿۷۶﴾

وَ مَنۡ یَّاۡتِہٖ مُؤۡمِنًا - اور جو آئے گا اس کے پاس مومن بن کر

قَدۡ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ - (اور) یقیناً اس نے عمل کیے ہوں گے نیک

فَاُولٰٓئِکَ لَہُمُ - تو وہی لوگ ہیں (کہ) ان کے لیے

الدَّرَجٰتُ الۡعُلٰی - بلند درجات ہیں

اَلۡعُلٰی : عُلۡیَا کی جمع (بلند درجات)

جَنّٰتُ عَدۡنٍ - ہمیشگی کے باغات ہیں

عَدۡن : ہمیشہ رہنا، قیام کرنا، یا جگہ پکڑنا۔ اس میں ثابت قدمی اور پائیداری کے معنی

Garden of Eden

اردو میں : معدِن (کان جہاں معدنیات رہتی ہیں)

تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ - چلتی ہیں ان کے نیچے سے نہریں

خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا - (وہ) ہمیشہ رہنے والے ہیں ان میں

وَ ذٰلِکَ جَزٰٓؤُا - اور یہ اس کی جزا ہے

مَنۡ تَزَکّٰی - جس نے پاکیزگی حاصل کی

(ز ك و)

تَزَکّٰی یَتَزَکّٰی ، تَزَکِّیٌ : پاک ہونا (۷)

اردو میں :

اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِیَغْفِرَ لَنَا خَطٰیٰنَا وَ مَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَیْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَ اللّٰهُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۷۳﴾ اِنَّهٗ مَنْ یَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا یَمُوْتُ
فِیْهَا وَ لَا یَحْیٰى ﴿۷۴﴾ وَ مَنْ یَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۙ﴿۷۵﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ
فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۧ﴿۷۶﴾

ہم تو اپنے رب پر ایمان لے آئے تاکہ وہ ہماری خطائیں معاف کر دے اور اس جادو گری سے، جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا تھا، در گزر فرمائے اللہ ہی اچھا ہے اور وہی باقی رہنے والا ہے" حقیقت یہ ہے کہ جو مجرم بن کر اپنے رب کے حضور حاضر ہوگا اُس کے لیے جہنم ہے جس میں وہ نہ جیے گا نہ مرے گا، اور جو اس کے حضور مومن کی حیثیت سے حاضر ہو گا، جس نے نیک عمل کیے ہوں گے، ایسے سب لوگوں کے لیے بلند درجے ہیں، سدا بہار باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ جزا ہے اُس شخص کی جو پاکیزگی اختیار کرے

We believe in our Lord that He may forgive us our sins and also forgive us the practice of magic to which you had compelled us. Allah is the Best and He alone will abide. “The truth is50 that Hell awaits him who comes to his Lord laden with sin; he shall neither die in it nor live. But he who comes to Him with faith and righteous works shall be exalted to high ranks, and shall live for ever in everlasting Gardens beneath which rivers flow. Such will be the reward of those who purify themselves.

محمد اقبال

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَ الَّذِیْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ قَاضٍؕ اِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَاؕ (۷۲)

ایمان کی حلاوت اور اس کا کرشمہ

- قرآن کا ایک عظیم مقام - جب حقیقی ایمان دل کے اندر موجزن ہو جاتا ہے تو انسان کا توازن خوف اور لالچ کی کشمکش سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اُس وقت نہ بادشاہ کا جلال اس پر اثر ڈال سکتا ہے، نہ دنیا کا مال و منصب اسے خرید سکتا ہے۔
- جادوگروں کا یہ جواب اس ایمان کی سب سے شاندار تصویر ہے۔ کل تک وہ دنیا کے سب سے بڑے ظالم کے دربار میں اپنی روزی کے لیے جھکنے والے تھے، مگر جیسے ہی دل میں حق کی روشنی اتری، وہی کمزور سمجھے جانے والے لوگ فرعون کے سامنے سینہ تان کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے صاف کہہ دیا کہ حق (ایمان) کی پہچان ہو جانے کے بعد اب کوئی طاقت انہیں باطل پر مائل نہیں کر سکتی، چاہے اس کا انجام موت ہی کیوں نہ ہو
- یہی ایمان کا کمال ہے۔ جب دل میں اللہ کی محبت اور آخرت کی امید غالب آ جائے تو جان کی پرواہ نہیں رہتی، کیونکہ مومن جانتا ہے کہ دنیا فانی ہے اور اصل زندگی وہ ہے جو اپنے رب کے پاس ہے۔
- صحابہ کرامؓ کے ایسے ہی احوال تھے، وہ آخرت کی طلب میں نقد جان پیش کرنے کے لیے اس طرح بے قرار رہتے تھے جیسے ایک دنیادار دنیوی نعمتوں کے لیے بے قرار ہوتا ہے۔ انھوں رسول اللہ (ﷺ) کی صحبت نے رخ دوست کا ایسا نظارہ کرایا تھا کہ زندگی ان کے لیے دشوار ہو گئی تھی
- جادوگروں نے کہا، اب ہم ایمان لے آئے ہیں ہمیں فکر اپنی جان کی نہیں اس بات کی ہے کہ کہ ہمارا رب ہماری خطائیں معاف فرما دے۔ ہم نے اب تک جہالت کی وجہ سے نہ جانے کیا کیا گناہ کیے ہیں، تو جس تعذیب اور سزاؤں کا کہہ رہا ہے ہم اسے اپنے لیے ایک اعزاز سمجھ کر قبول کریں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اس کی رضا کے لیے قربانی دینا ہر ایک کے نصیب کی بات نہیں۔ یہ اسی کا مقدر ہوتا ہے جس کو پروردگار اپنے لیے چن لیتا ہے

إِنَّآ ءَامَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۗ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى ﴿٧٣﴾ إِنَّهٗ مَنْ يَّأْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۗ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾

- جادوں گروں نے فرعون سے کہا کہ تو ہمارے ساتھ زیادہ سے زیادہ کر بھی کیا سکتا ہے؟ صرف ہماری اس دنیوی زندگی ہی کے بارے میں کوئی فیصلہ کر سکتا ہے نا! جو آج نہیں تو کل، کل نہیں تو پرسوں ویسے بھی ختم ہونے والی ہے۔ اگر تو اسے کل کے بجائے آج ختم کر دے گا تو اس میں ہمارے لیے پریشانی کی کوئی بات نہیں
- تیرے مجبور کرنے پر ہم نے اپنے جادو کے بل پر اللہ کے پیغمبر کا مقابلہ کرنے کی جو جسارت کی ہے ہم اپنے رب سے اس جرم کی معافی مانگتے ہیں۔ حق کو قبول کر لینے اور اللہ پر ایمان لا چکنے کے بعد اب ہم پر یہ حقیقت منکشف ہو چکی ہے کہ بقاء و دوام صرف اللہ ہی کو حاصل ہے اور اسی کا راستہ سب سے بہتر راستہ ہے

جادو گروں کے قول پر اللہ تعالیٰ کا اپنا اضافہ

- جس میں اصولی بات فرمائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کا کوئی خصوصی تعلق نہیں۔ اس کے یہاں نجات اور تقرب کے لیے دو چیزیں درکار ہیں، ایمان اور عمل صالح۔ ان دونوں میں ترقی سے آدمی کے مدارج میں ترقی ہوتی ہے اور جو شخص ان دونوں سے تہی دامن ہے وہ مجرم ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور مجرم کی حیثیت سے پیش ہوگا۔ اس کا انجام یقیناً جہنم ہے اور جہنم ایسی ہول ناک جگہ ہے جس میں داخل ہونے والا نہ زندہ ہوگا اور نہ مرے گا۔
- گذشتہ آیات کے تناظر میں " مجرم بننا" یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آدمی کے سامنے خدا کی نشانی آئے مگر وہ اس سے نصیحت حاصل نہ کرے۔ اس کے سامنے دلائل کی زبان میں حق کو کھولا جائے مگر وہ اس کو نظر انداز کر دے۔ وہ ظاہری قوتوں اور مادی مصلحتوں سے باہر نکل کر حقیقت کا اعتراف نہ کر سکے۔ ایسے لوگوں کے لیے آخرت میں سخت ترین سزا ہے۔ دنیا کی ہر مصیبت، بہر حال محدود ہے۔ اور موت کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے مگر آخرت تو موت کے بغیر۔ جہنم میں نہ تو موت ہو گی اور کوئی جینا

اضافی مواد

Reference Material

ہلاکت (بد دعائیہ کلمات) کے لیے قرآن میں آئے 6 الفاظ

1. تَبّ : معنی ہلاک ہونا، ٹاٹنا، کٹنا، کاٹنا (تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹیں اور وہ خود بھی ہلاک ہو)

2. تَعْسَ: ٹھوکر کھا کر گرنا اور پھر نہ اٹھ سکنا۔ کسی گڑھے میں گر کر ہلاک ہونا۔(وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ۔ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے، تواُن کے لیے ہلاکت ہے اور اللہ نے ان کے اعمال کو بھٹکا دیا ہے (47:8)

3. قُتِلَ: قَتِلَ کسی کو مار دینا، روح کو تن سے جدا کر دینا۔ قُتِلَ بمعنی مارا جائے (قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ۔ مارے گئے (ہلاک ہوگئے) گڑھے والے (85:4)

4. ثَبَرَ: ہلاک ہونا ، زخم کا خراب ہونا ، ثُبُور- ہلاکت (لَّا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا اُس وقت ان سے کہا جائے گا کہ آج ایک موت/ہلاکت کو نہیں بہت سی ہلاکتوں کو پکارو۔ (25:13)

5. اَوْلیٰ: اگر یہ "ب" کے صلہ کے ساتھ آئے تو معنی لائق تر، مناسب تر، زیادہ حقدار اور اگر "ل" کے ساتھ آئے تو معنی ہلاکت، خرابی، تباہی، افسوس کے معنی میں —یہ کلمہ تہدید ہے اور اس کے لیے آتا ہے جو ہلاکت کے قریب پہنچ چکا ہو —تاکہ اسے تنبیہ ہو جائے (ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ ﴿٣٣﴾ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٤﴾ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٥﴾ سورة القيامة)

6. وَيْل: خرابی، تباہی، افسوس، ہلاکت —یہ کلمہ عموماً حسرت کے موقع پر بولا جاتا ہے (وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ تباہی ہے ہر اُس جھوٹے بد اعمال شخص کے لیے (45:7)

ہلاک کرنا/ہلاک ہونا کے لیے قرآن میں آئے 13 الفاظ

.1 هَلَكَ: فنا ہونا (جاندار اور بے جان سب کے لیے) - كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ، ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اُس کی ذات کے - [28:88]، اَهلَكَ: کسی دوسری چیز کو تباہ کرنا ، أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّن قَرْنٍ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے کتنی ایسی قوموں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں [6:6]

.2 بَادَ: اَلْبَيْدَاء - لق و دق صحرا / بیابان۔ بَادَ بمعنی کسی کھیت کا جڑ کر بیابان ہو جانا ، مکمل طور پر تباہ ہو جانا، اجڑنا۔ قَالَ مَا أَظُنُّ أَن تَبِيدَ هَٰذِهِ أَبَدًا کہنے لگا "میں نہیں سمجھتا کہ یہ (باغ) کبھی فنا ہوگا [18:35]

.3 تَرَدّٰی : رَدٰی بمعنی کسی چیز کو بلندی سے زمین پر دے مارنا ، یا زمین سے کسي گڑھے میں پٹخ دینا کہ وہ ہلاک ہونے کو پہنچ جائے۔ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَن لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَىٰ ، پس کوئی ایسا شخص جو اُس پر ایمان نہیں لاتا اور اپنی خواہش نفس کا بندہ بن گیا ہے تجھ کو اُس گھڑی کی فکر سے نہ روک دے، ورنہ تو ہلاکت میں پڑ جائے گا [20:16]، اَرْدٰی (متعدی) اسی طریق سے کسی دوسرے کو ہلاک کرنا فَتَرْدَىٰ ، پس کوئی

.4 بَخَعَ: غم یا غصے سے اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالنا، گھل گھل کرہلاک ہو جانا۔فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا پس اگریہ لوگ اس بات پرایمان نہ لائیں تو کیا آپ ان کے پیچھے اسی رنج میں اپنی جان ہلاک کر ڈالیں گے [18:6]

.5 دَمَّرَ: کسی چیز پر دفعتاً ہلاکت/تباہی لاڈالنا۔ فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ...تب عذاب کا فیصلہ اس بستی پر چسپاں ہو جاتا ہے اور ہم اسے تباہ کر کے رکھ دیتے ہیں [17:16]

ہلاک کرنا/ہلاک ہونا کے لیے قرآن میں آئے 13 الفاظ

6. دَمْدَمَ: کسی چیز کو زمین سے چپکا دینا، ملیا میٹ کر دینا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُم بِذَنبِهِمْ فَسَوَّاهَا، آخرکار اُن کے گناہ کی پاداش میں ان کے رب نے ان پر ایسی آفت توڑی کہ ایک ساتھ سب کو پیوند خاک کر دیا [91:14]

7. تَبَّب: تَبَّ ، بدعائیہ کلمہ ہے، لغوی معنی، کٹنا، ٹوٹنا، ہلاک ہونا۔ تَبَّب میں لفظی تکرار سے تکرار معنی مراد ہے یعنی مسلسل تباہی وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ ان کے جھوٹے معبود ان کی مسلسل تباہی میں اضافے کے سوا کچھ بھی نہ کرسکے [11:101]

8. بَارَ (بُوْر/بَوَار): کسی فروختنی مال کا سخت مندا پڑنا اور ہلاکت کے قریب پہنچنا۔ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں وہ اس تجارت (کے فائدے) کے امیدوار ہیں جو کبھی تباہ نہیں ہوگی [35:29]

9. اَسْحَتَ : سُحْت بمعنی رشوت، حرام کی کمائی۔ : اسْحَتَ مال کا تباہ ہونا ، مفلوک الحال ہونے کی وجہ سے تباہی۔ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُم بِعَذَابٍ ۖ اللہ پر جھوٹ افترا نہ کرو ورنہ وہ تمہیں تباہ کر دے گا [20:61]

10. اَوْبَقَ: وَبَقَ بمعنی ہلاک ہونا، مَوْبِق ہلاکت کی جگہ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُم مَّوْبِقًا یہ ان کو پکاریں گے، مگر وہ اِن کی مدد کو نہ آئیں گے اور ہم ان کے درمیان ایک ہلاکت کا گڑھا بنا دیں گے [18:52]

11. تَبَّرَ : غارت کرنا، تہس نہس کرنا، نیست ونابود کرنا۔ تَبَار یعنی ہلاکت، تباہی۔ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ ۖ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا اور ان میں سے ہر ایک کو ہم نے (پہلے تباہ ہونے والوں کی) مثالیں دے دے کر سمجھایا اور آخرکار ہر ایک کو غارت کر دیا [25:39]

ہلاک کرنا/ہلاک ہونا کے لیے قرآن میں آئے 13 الفاظ

12. قَصَمَ: پیس ڈالنا، توڑ مروڑ کر اور ریزہ ریزہ کرکے تباہ کردینا۔ وَكَمْ قَصَمْنَا مِن قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَأَنشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ کتنی ہی ظالم بستیاں ہیں جن کو ہم نے پیس کر رکھ دیا اور اُن کے بعد دُوسری کسی قوم کو اُٹھایا [21:11]

13. فَنىٰ: فَنا ، بَقَا کی ضد ہے۔ اپنا وجود کھو دینا، کچھ باقی نہ رہنا۔ یہ صرف ہلاکت تک محدود نہیں، اس میں سرے سے کسی وجود کا ختم ہو جانا شامل ہے۔ "فنا" کا مفہوم "ہلاکت" کو بھی اپنے اندر شامل کر لیتا ہے، مگر اس سے کہیں وسیع تر ہے (الفناء أعمّ من الهلاك)

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ہر چیز جو اس زمین پر ہے فنا ہو جانے والی ہے [55:26]

قصہ فرعون اور موسیٰ علیہ السلام (اسباق و رموز)

- فرعون کی قوم کے سردار فرعون کے اقتدار کو برقرار رکھنے اور اسے بچانے کے لیے انتہائی مستعد اور کمربستہ ۔ کسی معاشرے کے اشرافیہ اور مراعات یافتہ طبقہ اُن حالات (Status Quo) کو برقرار رکھنے کی پوری کوشش کرتے ہیں اور کسی تبدیلی کے خلاف بھرپور مزاحمت کرتے ہیں
- موسیٰ علیہ السلام پر جادوگری کی تہمت ۔ حق کو ہر دور میں انتہائی گھٹیا الزامات کا سامنا کرنا پڑا ہے - (اہل مکہ نے بھی نبی اکرم ﷺ پر ساحر، کہانت، شاعر اور مجنون کے الزامات لگائے)۔ ان الزامات کا مقصد لوگوں کو پیغامِ حق سے برگشتہ اور بدگماں کرنا ہوتا ہے
- موسیٰ علیہ السلام پر یہ الزام بھی کہ وہ موجودہ حکومت کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور اپنی (بنی اسرائیل کی) حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں - فرعون اور اس کے درباری، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے قوت پکڑنے اور اپنی حکومت اور سرزمین کے ہاتھ سے جانے سے خوفزدہ تھے - استعماری اور استحصالی طاقتیں لوگوں میں خوف کی نفسیات کو پروان چڑھاتی ہیں تاکہ لوگ انہی کو نجات دہندہ سمجھیں
- فرعون اور اس کے درباریوں نے موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کو اپنی حکومت کے لیے ایک خطرہ قرار دیا اور اسے مقامی مصریوں (قبطیوں) اور مصر میں آکر آباد ہو جانے والے بنی اسرائیل کے تنازعہ کے طور پر پیش کیا۔ حق کے مقابل حق گریز قوتیں قومیت (نیشنلزم)، عصبیت، لسانیت، اور وطنیت کی طرف دعوت دیتی ہیں اور انہی منفی محرکات کو انگیخت کرکے لوگوں کے جذبات سے فائدہ اٹھا کر حق دبانے کی کوشش کرتی ہیں، یہ حربہ قدیم زمانوں سے لیکر آج اکیسویں صدی تک مسلسل روبہ عمل چلا آرہا ہے

قصہ فرعون اور موسیٰ علیہ السلام (اسباق و رموز)

- جادو گروں کا فرعون سے کچھ انعامات کی بھیک اگر وہ کامیاب ہو جائیں (سورۃ الاعراف) ۔ کوئی بڑا مقصد اگر سامنے نہ ہو زندگی انہی چھوٹے چھوٹے دائروں میں گھوم کو اختتام پزیر ہو جاتی ہے

بندگی میں گھَٹ کے رہ جاتی ہے اک جُوئے کم آب آزادی میں بحرِ بیکراں ہے زندگی

- فرعون کا جادو گروں کو مقربین میں شامل کرنے کا وعدہ (سورۃ الاعراف) ۔ ظالم حکمرانوں کا حق کے خلاف جنگ کرنے والے پیشہ وروں (علماء (سو) و دیگر ماہرینِ علوم) کو اپنی بارگاہ میں مقرب بنانے کی حد تک احترام کرنا
- جادو گروں کی لاٹھیاں اور رسیاں سانپ بن کر نظر آنے لگیں ۔ جادو گروں کے جادو کی حقیقت، نظر بندی اور اشیاء کو ان کی اصلّیت کے خلاف ظاہر کرنے کے سوا کچھ نہ تھی
- موسیٰ ؑ کا عصا ڈالنے سے اژدہا بن جانا، جس نے جادوں گروں کے بنائے سارے طلسم کو ختم کر دیا - جادو، معجزے کے مقابلے میں ایک ناپائیدار چیز ہے ۔ حق کا اثبات اور باطل کا ابطال

انبیاء علیہ السلام کے معجزات، ان کی حقانیت کو ثابت کرنے اور مخالفین دین کی کوششوں کو ناکام بنانے کے لیے ہوتے ہیں

- معجزے کی حقیقت کو دیکھتے ہوئے جادوں گروں کا ایمان لے آنا ۔ حق کو پہچان کر اور اللہ تعالیٰ کی عظیم آیات کا مشاہدہ کر لینے پر اظہارِ عبودیت اللہ کے مقربین کا عمل ۔ اللہ کی عظمت کی طرف توجہ پیدا کرنے پر سزاوار ہے کہ انسان اس کے سامنے عجز اور فروتنی کا اظہار کرتے ہوئے سر تعظیم خم کرے

قصہ فرعون اور موسیٰ علیہ السلام (اسباق و رموز)

- جادوں گروں کا اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور موسیٰ علیہ السلام کی حقانیت کا اعتراف – جادو گروں کا مقابلے سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کے بیانیے اور دعوت کا علم ہونا

پوری کائنات کی تدبیر، خدا کے ہاتھ میں- وہ جب چاہے جیسے چاہے حالات کو بدل سکتا ہے چاہے دنیا بھر کے اسباب و ذرائع اور قوتیں اس تدبیر کے مخالفت میں سر گرم ہوں

اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کی مدد فرماتا ہے، اہل حق جب اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی نصرت و اعانت کے حق دار ٹھہرتے ہیں

- فرعون کا جادو گروں کی شکست اور موسیٰ علیہ السلام کی فتح کو ایک ڈھونگ اور ایک سازش قرار دینا – مکذب اور متکبر انسان حق کی مخالفت میں اندھا ہو کر حق کے دیکھنے اور پہچاننے سے محروم رہتا ہے

استبدادی آمروں کا لوگوں کو گمراہ کرکے لوگوں کے جذبات کو اپنے حکومت کے تسلسل اور جواز کے لیے استعمال کرنا

- فرعون کا موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے جادو گروں کو دھمکی دینا کہ وہ ان سب کو ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کے بعد سولی پر چڑھا دے گا – موسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر ایمان لانا، فرعون کی نظر میں سخت سزا کے لائق ایک بہت بڑی خیانت تھی۔ دلائل اور مجادلے میں شکست کے بعد یہ طرزِ عمل بودے پن کی دلیل

- جادو گروں کا ایمان لے آنے کے بعد کسی قسم کی دھمکیوں اور سزا کی پروانہ کرنا اور ایمان پہ ثابت قدم رہنا– یہ ایمان کے حیرت انگیز ثمرات میں سے، حقیقی ایمان انسانی کردار میں ناقابل یقین تغیر پیدا کرتا ہے، جس کے سامنے دنیاوی پیمانے بالکل ہیچ دکھائی دیتے ہیں